1 گڈ گورننس :

گورننس کا لفظی معنی ہے "چلانا"
یعنی اسکا مطلب ہے ایک ایسا طاقت جسکیلے بادولت لوگ ایک پورا ملک چلاتے ہیں۔ اور جس گورننس میں لوگوں کی فلاح وبہبود ، لوگوں کے حقوق ، مساوات ، انصاف ، جب یہ ساری چیزیں گورننس کے اندر موجود ہو اسے ہم گڈ گورننس کہتے ہیں۔

گڈ گورننس میں لوگوں کی مرضی سے ، ان کی رائے بہت ضروری ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ جہاں "Democracy" ہو گی ادھر گڈ گورننس ضرور ہو گی کیونکہ وہاں لوگوں سے حکومت بنتی ہے اور حکومت لوگوں کیلئے ہوتا ہے۔ لوگوں کو ان کی بنیادی حقوق دینا ، ان کے ساتھ ناانصافی نہ کرنا بلکہ مساوات سے کام لینے کا نام ہی گڈ گورننس ہے۔

اسلام میں گڈ گورننس کے اصول

اسلام کے ان گڈ گورننس کے بنیادی اصول درج ذیل ہے

1 امانت : اختیار بطور اللہ کی امانت

امانت
سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو جو نعمتیں دی ہے وہ ان کو بطور امانت رکھے اور ان

Scanned with CamScanner

ان ساری چیزوں کو بطور امانت استعمال کرے گا۔

.2 خلافت: انسان دنیا پر اللہ کا خلیفہ ہے:

خلافت کا لغوی معنی ہے نائب، پیچھے آنے والا یا قائم مقام۔ اور اسکی ابتدا تب ہوئی جب مدینہ میں اسلامی ریاست کا قیام ہوا اور عمل میں آیا اور خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد خلافت کا خاتمہ ہوا۔

خلافت کا مطلب ایک خلیفہ اور ایک زمین پر اسکے اگلوں کا ہوں۔ نظام خلافت ایک سیاسی نظام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اسلامی قوانین کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ اسلامی نظام حکومت ایک اصلی نظام جو ہر نظام سے بالاتر ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: "اور وہی تو ہے جس نے زمین پر تمہیں اپنا نائب مقرر کیا اور ایک دوسرے پر درجے مقرر کیے تاکہ جو تمہیں دیا گیا ہے ان میں آزمائش کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جلد عذاب دینے والا اور بخشنے والا مہربان ذات ہے"

ایک خلیفہ عالم ہونا چاہیے، امانت دار، ایماندار، عمل صالح کرنے والا ہونا چاہیے

.3 شوریٰ

اسلامی طرز حکمرانی میں اولین اصول ہے۔ شوریٰ کا ذکر نہ صرف قرآن بلکہ سنت نبوی کی بھی مثالیں موجود ہے

Scanned with CamScanner

2

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
ترجمہ: "اور ان سے ان کے معاملات میں مشورہ کرے۔"
حضورؐ کا ارشاد ہے۔
ترجمہ: "بغیر مشورہ کے سوا خلافت نہیں۔"

4. انصاف:

اسلامی طرزِ حکومت میں انصاف ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ انصاف کے معاملے میں شاہد (گواہ) بن جاؤ اور کسی کو بھی زبردستی کسی بھی فیصلے پر مجبور نہ کرو بلکہ لوگوں کے درمیان اسلام کے مطابق انصاف والے فیصلے کرو۔

حکم الٰہی ہے
"عدل کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔"

ارشاد رسولؐ ہے
"اور مجھے حکم ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔"

5. احتساب:

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا

احتساب اسلامک پبلک ایڈمنسٹریشن میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اسکے دو پہلو ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں اور دوسرے عوام کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے خوب ایمانداری اور انصاف کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ! " بے شک کانوں ، آنکھوں اور دلوں میں سے ہر ایک کے بارے میں سوال کیا جائیگا" 1

6 **شفافیت :** اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول ہے جیسے قرآن میں ارشاد ہے۔

ترجمہ " اے مسلمانوں جب اہم معاہدہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور ایسے شخص سے لکھواؤ جو اسے انصاف اور عدل سے لکھے

قانون کی حکمرانی

ایک اسلامی ریاست میں ہر ایک کیلئے ایک جیسا قانون مقرر ہوتا ہے۔ امیر غریب کیلئے الگ الگ قانون نہیں بنائے جائے۔ قانون سب کیلئے یکساں ہوتے ہیں۔ سب کے ایک جیسے حقوق ملتے ہیں اور سزا بھی سب کیلئے برابر ہوگی۔ جرم ثابت ہونے پر ایک جیسے سزائیں ملیں گی خواہ وہ غلام ہو یا بادشاہ۔ اور اسلام سے پہلے قومیں اسلئے بھی برباد ہوئے تھے کیونکہ وہ یکساں سلوک نہیں کرتے تھے۔

اچھائی کی کوشش

ایک سرکاری ملازم کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے سرانجام دے اور اچھائی کی کوشش کرے اور ذہن میں یہ بات رکھنی چاہیئے کہ ہم میں سے ان سب ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائیگا

لہذا ان سب باتوں کو بغیر اچھی طرز حکمرانی اور گڈ گورننس ناممکن ہے اگر کسی معاشرے میں انصاف، مساوات، عدل، احتساب، شوریٰ، شفافیت اور قانون کی حکمرانی موجود نہ ہو گا نامکمل حکومت ہے۔ مسلمانوں کو ان سب باتوں کا خیال رکھنا چاہئے تاکہ ہم دنیا میں خوشحال زندگی بسر کر سکے۔

جواب نمبر 2

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

"قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے"

اسلام کے پبلک ایڈمنسٹریشن کے ملازمین اچھے اخلاق، اچھے کردار، اور اچھے خیالات کے مالک ہوتے ہیں ان میں مسئلہ سمجھنے اور بات کی تہہ تک پہنچنے اور صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ اسلام میں سرکاری ملازم نہ صرف اللہ کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جواب دہ ہوگا۔ اسلئے ان کے بہت سے فرائض ہوتے ہے اور اسکو چاہئے کہ ہر مشکل حالات میں اچھے طریقے سے اپنی ذمہ داری کو پورا کرے۔

اسلام میں سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں

1. مذہب پر عمل پیرا ہونا
2. انصاف قائم کرنا
3. امن و امان قائم کرنا
4. مظلوم کو طاقتور سے بچانا
5. مساوات
6. صبر سے کام لینا
7. خوش اخلاقی سے پیش آنا
8. اخلاقی نظام قائم رکھنا
9. ریاست کی مدد کرنا اور دفاع کو مضبوط کرنا
10. زکوٰۃ جمع کرنا
11. تعلیمی ادارے قائم کرنا
12. امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہونا

سرکاری ملازموں کو عوام کیلئے ایک نمونہ ہونا چاہئے حکومت چلانے کیلئے متقی، قابل اور حق پرست کا انتخاب کرے۔

اسے بدعنوانی، بدسلوکی، خوشامدیوں اور بدعنوان لوگوں سے دور رہنا چاہئے۔

انہیں چاہیے کہ وہ مساوات، انصاف پر ہمیشہ قائم رہے کسی کی بھی دھمکی یا بے جا خوشامدوں کو سننا نہ نہیں بلکہ حق دار کو ان کا حق پہنچا کر رہا۔

خلیفہ عمرؓ کی اصلاحات

حضرت عمرؓ نے مندرجہ ذیل اصلاحات جاری کیے تھے۔

1. **سنہ ہجری کا آغاز:** سنہ ہجری کا آغاز کیا اسلامی سال پہلا محرم سے ہوتا
2. **مردم شماری:** آپؓ نے مردم شماری کروائی
3. **نہروں کا قیام:** نہریں کھدوائی۔
4. **نئے شہروں کا قیام:** کوفہ اور بصریٰ کا قیام بھی حضرت عمرؓ نے کیا۔
5. **جیل خانوں کا قیام:** جیل خانے قائم کروے اور سزائیں مقرر کئے۔
6. **پولیس کا قیام:** پولیس محکمہ بھی عمرؓ نے قیام کیا۔
7. **فوجی چھاونیوں کا قیام:** فوجی چھاونیوں کی بنیاد رکھی۔
8. **مہمان خانوں کا قیام:** مختلف شہروں میں مہمان خانے بنوائے۔
9. **وظائف:** وظائف مقرر کیے اور مؤذن اور معلم اماموں کی تنخواہیں بھی مقرر کئے۔
10. **نماز تراویح:** نماز تراویح با جماعت قائم کیے۔
11. **لاوارثوں کی پرورش:** وارثے میں درج نہ ہونے بچوں کی پرورش کیلئے اور وظیفے مقرر کیے
12. **معلمین کی تنخواہ:** تنخواہیں مقرر کیے۔

Scanned with CamScanner

۱۵ احـ ط: حکمرانی

13. شراب نوشی کی حد: اسکے کوڑے مقرر کیے
14. مساجد میں روشنی کا انتظام کیا۔

اور جب یہ سارے اصلاحات معاشرے میں آجائے اور سزائیں مقرر کیے جائیں تو بندہ گناہ کرنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچے گا اور انہی اصلاحات کی وجہ سے کوئی ملک ترقی کر سکتا ہے اور خوشحالی سے زندگی گزار سکتا ہے۔